پروفیسر محمد اکرام تائب

"وہ نیچے فرش پر بیٹھا ہے بیوی اس کی صوفے پر"

نہ مِل کر بیٹھنا پھر سے کبھی ایسے مکینوں میں
یہ بھر کر ہیروئین لاتے ہیں اب اپنے سفینوں میں

وطن سے دوستی یا دُشمنی ہے وہ یہ کیا جانیں
پجارو کار جن کو مِل گئی ہو دو مہینوں میں
نہ چھوڑیں واپڈا والے اگر بجلی تو کیا غم ہے
"ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں"
وہ نیچے فرش پہ بیٹھا ہے بیوی اس کی صوفے پر
"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"
بیوٹی پارلر والوں کا یہ سارا کرشمہ ہے
"ترا رتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب ناز آفرینوں میں"
حکیموں کے تعصب کی سمجھ مجھ کو نہیں آتی
یہ نسخے لے کے مرجاتے ہیں سارے اپنے سینوں میں
گوداموں میں چھپا کر اس قدر اسٹاک نہ رکھو
کبھی تو بانٹ دو گندم غریبوں خوشہ چینوں میں
مری آوارگی کو کم نگاہی سے نہ دیکھو تم
جہاں کے عیب سارے ہوتے ہیں پردہ نشینوں میں
زمیں کیا عرش بھی تائب اسے دل سے دعا دے گا
زمینیں بانٹ دے کوئی اگر ان بے زمینوں میں